بکریوں کی افزائش

خالد دھاریوال

رہنما کتابچہ

بکریوں کی افزائش

(بکریاں پالنا)

خالد دھاریوال

قرآن مجید کی دو سو آیتیں جانوروں کے بارے میں ہیں اور قرآن میں کل پینتیس جانوروں کا ذکر نام کے ساتھ آیا ہے۔ ان میں پرندے، حشرات، جنگلی و پالتو جانور وغیرہ شامل ہیں۔ قرآن کی کچھ سورتوں کے نام بھی جانوروں پر ہیں، جیسے بقرہ، فیل، نحل، عنکبوت اور نمل۔ سورہ انعام میں اللہ نے غنم، نعجہ، ضان و معز جیسے الفاظ کے ساتھ بکرے اور بھیڑ کا ذکر فرمایا ہے۔

مختلف احادیث میں بھی بکریاں پالنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ان میں سے درج ذیل زیادہ معروف ہیں۔ اور ان کی اسناد بھی صحیح درجے کی ہیں۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الشَّاةُ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: اتخذی غنما، فإن فیہا برکۃ بکریاں پالا کرو، اس میں برکت ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: وَالشَّاةُ، إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللهُ۔ اگر تجھے بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے گا۔ (مسند احمد)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مابَعَثَ اللهُ نبیاً إلا رَعَى الْغَنَم، فقالَ أصحابُہُ: وأنتَ؟ قال: نعم، کُنتُ أرعَاہا علی قَرَارِیطَ لِأہلِ مکۃَ۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کرام بھیجے ہر ایک نے بکریاں چرائی ہیں، صحابہ نے پوچھا آپ نے بھی؟ فرمایا: ہاں میں بھی اہل مکہ کی بکریاں کچھ اجرت پر چرایا کرتا تھا۔ (صحیح بخاری)

تعارف:

فوائد کے لحاظ سے پاکستانی بکریوں کو دو اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک قسم تو محض گوشت کے لئے پالی جاتی ہے جس سے ضمنی پیداوار کے طور پر کچھ بال بھی حاصل ہوتے ہیں لیکن ان بالوں کی کوئی خاص اقتصادی اہمیت نہیں ہوتی دوسری قسم دودھ دینے والی بکریوں کی ہے جس میں بیتل، دائرہ دین پناہ اور ناچی مشہور ہیں۔ دودھ اور گوشت کے علاوہ کئی ملکوں میں بکریاں پشم کے لئے پالی جاتی ہیں جس سے کسی حد تک اقتصادی فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے پشم کے لئے ''انگورا'' نسل کی بکریاں مشہور ہیں جو ترکی، امریکہ اور جنوبی افریقہ کے ممالک میں بڑے پیمانے پر پالی جارہی ہیں۔ اس لئے اقتصادی لحاظ سے یہ زیادہ سودمند ثابت ہوتی ہیں۔

بکری غریب کی گائے کہلاتی ہے اور جو لوگ گائے بھینس پالنے کی استطاعت نہیں رکھتے، دودھ کی گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لئے بکری پال لیتے ہیں کیونکہ بکری کے دودھ میں پائی جانے والی چکنائی کی شرح عورت کے دودھ کے برابر ہوتی ہے اور چکنائی کے ذرات کی جسامت گائے اور بھینس کے دودھ کے ذرات کی جسامت سے کم ہوتی ہے اس لئے بکریوں کا دودھ بچوں کی نشوونما اور مریضوں کی بحالی صحت کے لئے نسبتاً مفید رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بکری کا گوشت بھیڑ کے گوشت کے مقابلے میں زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ پاکستان میں بکریوں کی عمدہ نسلیں موجود ہیں، جو مختلف پہاڑی اور میدانی علاقوں کے موسم کی مناسبت سے وہاں کے موسم کی شدت کو باآسانی برداشت کر سکتی ہیں اور علاقوں کی تقسیم کے لحاظ سے وہاں موجود آب وہوا میں بخوبی نشوونما پانے کی اہلیت رکھتی ہیں۔

''پاکستان لحمیاتی کمیٹی'' کی سفارشات کے مطابق ایک شخص کو یومیہ اوسطاً 46 سے 48 گرام لحمیات درکار ہوتی ہیں۔ جن میں سے 27 گرام حیوانی لحمیات پر مشتمل ہونی چاہئیں لیکن یہ مقدار اس وقت تقریباً نصف ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں لحمیات کی مقدار 80 سے 95 گرام فی کس روزانہ ہے جس میں سے 46 سے 65 گرام لحمیات جانوروں سے حاصل ہوتی ہیں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ''بکریوں کی افزائش'' مثبت کردار ادا کر سکتی ہے۔

اکنامک سروے 2009 کے مطابق پاکستان میں 2.728 ملین میٹرک ٹن گوشت پیدا ہوتا ہے۔ جس میں سے 27 فیصد گوشت بھیڑ اور بکریوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ٹیڈی بکریاں گوشت کی کمی کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر بکری پیداواری لحاظ سے بہترین خصوصیات کی حامل ہو، دیکھ

بھال اور خوراک کے نظام کو مؤثر بنایا گیا ہو اور بیماری سے بچاؤ کا بھی مناسب بندوبست کیا گیا ہو تو یہ بکری سال میں اوسطاً 30 کلوگرام گوشت اپنے جوان بچوں کی صورت میں فراہم کرتی ہے۔ادارہ تحقیقات افزائش حیوانات، بہادرنگر (اوکاڑہ) میں کی گئی تحقیق کے مطابق ٹیڈی بکریاں ساڑھے چار ماہ کی عمر میں جوان ہو جاتی ہیں اور سال میں دو دفعہ بچے دیتی ہیں 44 فیصد بکریاں ایک بچہ، 46 فیصد دو بچے اور 10 فیصد بکریاں تین بچے دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

صوبہ پنجاب میں بکریوں کی مختلف نسلیں

1 بیتل

آبائی وطن: مشہور زمانہ بیتل بکریاں پنجاب کے تقریباً تمام نہری علاقوں میں پائی جاتی ہیں خاص طور پر ملتان، بہاولپور، ساہیوال، اوکاڑہ، لاہور، شیخوپورہ، لاہور، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، سرگودھا، جہلم، گوجرانوالہ، گجرات، منڈی بہاؤالدین اور سیالکوٹ کے اضلاع شامل ہیں۔

نسلی خواص: اس نسل کا رنگ سفید اور بھورے رنگ کے چھوٹے چھوٹے داغوں کا آمیزہ ہوتا ہے۔جبکہ نر میں منہ اور کان گہرے بھورے اور مادہ میں ہلکے سفیدی مائل، جسم مضبوط کٹھا ہوا اور جلد چھوٹے چھوٹے بالوں سے بھری ہوئی، سر بھاری اور چوڑی ناک، لمبے چوڑے لٹکتے ہوئے کان، نر میں سینگ لمبے اور پیچ دار جبکہ مادہ میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ٹانگیں لمبی، مضبوط اور چھوٹی دُم، ہوانہ بڑا، تھن خوبصورت اور لمبے اس نسل کی امتیازی خصوصیات ہیں۔تقریباً 50 فیصد بکریاں ایک وقت میں 2 سے 3 بچے دیتی ہیں۔

2 بیتل چینی

آبائی وطن: مشہور زمانہ بیتل بکریاں پنجاب کے تقریباً تمام نہری علاقوں میں پائی جاتی ہیں خاص طور پر ملتان، بہاولپور، ساہیوال، اوکاڑہ، لاہور، شیخوپورہ، لاہور، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، سرگودھا، جہلم، گوجرانوالہ، گجرات، منڈی بہاؤالدین اور سیالکوٹ کے اضلاع شامل ہیں۔

نسلی خواص: اس قسم کا رنگ سفید اور بھورے رنگ کے چھوٹے چھوٹے داغوں کا آمیزہ ہوتا ہے۔جبکہ نر میں منہ اور کان گہرے بھورے اور مادہ میں ہلکے سفیدی مائل، جسم مضبوط گٹھا ہوا اور جلد چھوٹے چھوٹے بالوں سے بھری ہوئی، سر بھاری اور چوڑی ناک، لمبے لمبے لٹکتے ہوئے کان، نر میں سینگ لمبے اور پیچ دار جبکہ مادہ میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ٹانگیں لمبی مضبوط اور چھوٹی دُم، حیوانہ بڑا، تھن خوبصورت اور لمبے اس نسل کی امتیازی خصوصیات ہیں۔تقریباً 50 فیصد بکریاں ایک وقت میں 2 سے 3 بچے دیتی ہیں۔

3 ناچی

آبائی وطن : یہ بکریاں صوبہ پنجاب کے اضلاع بہاولپور، ملتان ،مظفر گڑھ لیہ اور جھنگ میں پائی جاتی ہیں ۔ان بکریوں کی رقاصانہ چال کی وجہ سے ان کا نام ناچی رکھا گیا ہے۔

نسلی خواص : یہ بکریاں درمیانے قد کاٹھ کی ہوتی ہیں ان کا جسم گٹھا ہوا، رنگ عموماً سیاہ لیکن بعض میں سفید اور سیاہ دھبے دار، جلد کھدری، درمیانے سر کے ساتھ مخروطی ناک، چھوٹے سینگ، درمیانے کان اور چھوٹا حیوانہ اس نسل کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ یہ بکریاں عموماً دو بچے دیتی ہیں نر اور مادہ کا اوسط وزن بالترتیب 48اور 40 کلوگرام، نر کے جسم کی اوسط پیمائش اونچائی، لمبائی اور سینے کی گولائی 60,71اور 75 سینٹی میٹر جبکہ مادہ کی 55,64اور 67 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔اس نسل کو خاص طور پر دودھ اور گوشت کے علاوہ نمائش میں حصہ لینے کے لیے بھی پالا جاتا ہے۔

4 دائرہ دین پناہ

آبائی وطن : اس نسل کا آبائی وطن پنجاب کے اضلاع مظفر گڑھ اور ملتان ہیں۔اس نسل کا نام دائرہ دین پناہ مظفر گڑھ کی ایک بستی کے نام پر دکھا گیا۔

نسلی خواص : ان جانوروں کا رنگ سیاہ، جسم مضبوط اور لمبے بالوں سے بھرا ہوا، قد لمبا، سر بڑا، ناک لمبی اور کھڑی، لمبے بل دار اور لٹکے ہوئے کان، کچھ جانوروں میں گردن کی اطراف میں زائد گوشت لٹکا ہوا، موٹے اور لمبے 2-3 پیچ کھاتے ہوئے سینگ، ٹانگیں لمبی، دُم درمیانی اور چھوٹے کھردرے بالوں سے بھری ہوئی، تھن اور ہوانہ بھاری اور بڑا ہوتا ہے۔اس بکری کا اوسط وزن 32 تا42 کلوگرام تک ہوتا ہے۔روزانہ دودھ کی اوسط پیداوار 2لٹر جبکہ اچھی قسم کی بکریاں 5 سے 6لٹر دودھ دیتی ہیں۔ان بکریوں کا گوشت بہت لذیز ہوتا ہے۔

5 ٹیڈی

آبائی وطن : یہ پنجاب کے اکثر اضلاع خصوصاً گجرات، جہلم، سرگودھا، راولپنڈی اور آزاد کشمیر کے ملحقہ علاقے میں پائی جاتی ہیں۔

نسلی خواص : یہ بکریاں، بھوری، سفید، سیاہ، مٹیالی یا پھر جسم پر انہیں رنگوں کا آمیزہ، قد چھوٹا، جسم گٹھا ہوا، چھوٹے اور کھڑے کان، ابھری ہوئی ناک، چھوٹا سر، چھوٹے اور بل دار سینگ لیکن بغیر سینگوں والے جانور بھی موجود ہیں۔ بکروں کی عام طور پر داڑھی ہوتی ہے۔ چھوٹی اور مضبوط ٹانگیں، پچھلے پٹھے گوشت سے بھر پور، حیوانہ درمیانہ، تھن چھوٹے اور مخروطی، تقریباً 50فیصد بکریاں جڑواں اور 15 فیصد تین بچے دیتی ہیں۔یہ بکریاں گوشت حاصل کرنے کے لیے پالی جاتی ہیں۔ٹیڈی بکریاں بڑی چست ہوتی ہیں اور صحت مند نظر آتی ہیں۔یہ چھ سے آٹھ ماہ میں جوان ہوجاتی ہیں۔بالغ مادہ اور نر کا اوسط وزن بالترتیب 20 سے 25 کلوگرام اور 30 سے 35 کلوگرام ہوتا ہے۔

باڑے کی تعمیر

جگہ اونچی ہوتا کہ برسات میں بارش کا پانی اندر جمع نہ ہو یوں بکریاں بیماری سے محفوظ رہیں گی۔ باڑے آبی گزر گاہ کے قریب ہوں تو سیلاب کے موسم میں پانی کی زد میں رہتے ہیں۔ باڑوں کے قریب سایہ دار درخت ہوں تو گرمی میں جانور سائے تلے آرام کر سکتے ہیں۔ بکریوں کے لئے باڑے کچے اور پکے دونوں قسم کے تیار کئے جا سکتے ہیں۔ عام قسم کے سرکنڈے اور بانس کے چھپر جن کی مٹی اور توڑی سے لپائی کر دی گئی ہو بکریوں کے لئے رہائش کا کام دیتے ہیں۔ پکے باڑے کے لئے تین اطراف میں اینٹوں کی دیوار اور سامنے مناسب فاصلے پر اینٹوں کے ستون کھڑے کر کے اوپر ٹی آئرن اور ٹائلیں لگا دی جائیں تو مضبوط رہائش بن جاتی ہے۔ چھت پر ٹائلوں کی جگہ ایسبیسٹاس کی چادریں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ چھت کی ڈھلوان پیچھے کی طرف رکھی جائے تا کہ بارش کا پانی چھت کے احاطے میں گرنے کی بجائے شیڈ کے باہر گرے۔ شیڈ کی اونچائی سات، آٹھ فٹ ہو، باڑے ہوا دار ہوں اور سردیوں میں ان کے اندر دھوپ کا آنا ضروری ہے۔ باڑوں کا رخ شمالاً جنوباً رکھا جائے نیز سردیوں میں بکریاں اور بچے ہوا کے سرد جھونکوں سے محفوظ رہنے چاہئیں۔ سردیوں کے موسم میں ستونوں کے درمیان کی جگہ کو رات کے وقت ٹاٹ سے ڈھانپ دیا جائے اور دن کے وقت یہ ٹاٹ اٹھا دئے جائیں تا کہ باڑے کے اندر دھوپ جا سکے۔ باڑوں کے اندر کچا فرش کام دے سکتا ہے لیکن یہ ارد گرد کی زمین سے اونچا ہو اور پانی کے اخراج کا مناسب بندوبست ہو۔ کچے باڑے کی صورت میں دیواریں زمین سے دو فٹ تک پختہ ہوں تو بہتر ہے کچی دیواروں کو شیر خوار بچے چاٹتے رہتے ہیں اور یوں معدہ اور انتڑیوں کے کرموں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایک ٹیڈی بکری کیلئے کم از کم دس مربع فٹ اور بڑی بیتل بکری کے لئے بارہ مربع فٹ چھتی ہوئی اور اس سے دوگنی کھلی جگہ صحن کے لیے درکار ہوتی ہے۔ جن باڑوں میں گنجائش سے زیادہ بکریاں ہوں گی سردیوں میں ان میں گندگی اور نمی رہتی ہے۔ جن باڑوں میں ہوا کا گزر نہ ہو اور دھوپ نہ جائے وہاں نمی اور تعفن ہوتا ہے۔ ایسے باڑوں میں مختلف بیماریاں مثلاً پلورو نمونیا کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور یوں شیر خوار بچے بیماری کا شکار ہو کر مر جاتے ہیں۔ پیشاب کے بخارات میں امونیا گیس کی موجودگی اور روشندان اور کھڑکیاں نہ ہونے یا بند ہونے کی وجہ سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کا باڑہ جات سے عدم اخراج شیر

خوار بچوں کی آنکھیں متاثر کرتے ہیں اور شیر خوار بچے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔باڑوں میں تازہ پانی کے لیے ٹب اور خوراک کے لیے چار پانچ فٹ لمبی متحرک کھرلیاں فراہم کرنا ضروری ہوتا ہے۔سو بکریوں کے لیے بارہ سے پندرہ فٹ لمبی، ایک فٹ چوڑی، نوانچ گہری پانی کی ناند اور دس سے بارہ عدد کھرلیاں کافی ہیں۔

مادہ بکریوں کا انتخاب وخرید

بکریاں صحت مند اور جوان (دو دانت) خریدی جائیں۔تین چار ماہ کی حاملہ بکریاں زیادہ سودمند رہتی ہیں۔ریوڑ میں اندھی، بانجھ، کمزور اور بوڑھی بکریاں نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ناکارہ اور بیمار ہوانہ کی بکریاں بھی معاشی لحاظ سے خسارے کا باعث بنتی ہیں۔کمزور بکریاں جن کے پیٹ بڑھے ہوئے ہوں طفیلی کرموں کا شکار ہوتی ہیں۔ایسی بکریاں خریدتے وقت احتیاط کرنی چاہئے۔ٹیڈی بکریاں ویسے تو ہر جگہ دستیاب ہیں لیکن میدانی علاقوں میں پرورش کے لیے میدانی علاقہ سے پہاڑی اور نیم پہاڑی علاقہ میں پرورش کے لیے بکریاں گجرات، جہلم، راولپنڈی اور اٹک کی مختلف منڈیوں سے خریدی جائیں۔منتخب شدہ بکریوں کا جسم گٹھا ہوا، دیکھنے میں خوبصورت اور حیوانہ ہر قسم کی بیماری سے پاک ہونا چاہئے۔

سانڈ بکروں کا انتخاب

ریوڑ کی ترقی میں بکرا اہم کردار ادا کرتا ہے، اس لیے بکرے کے انتخاب میں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔بکرا چست، چالاک بھرے ہوئے جسم والا، رعب دار اور ہر عیب سے پاک ہونا چاہئے۔ایسے بکرے میں جڑواں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔تیس بکریوں کی نسل کشی کے لیے ایک بکرا کافی ہوتا ہے بکریوں کی آئندہ نسل میں ترقی کا دارومدار دراصل بکرے کی پیداواری خصوصیات پر منحصر ہوتا ہے۔جسم کے تمام اوصاف یعنی ظاہری خدوخال اور پیداواری صلاحیتوں کا انحصار موروثیت اور ماحول پر ہوتا ہے۔ان دونوں اسباب میں سے کسی ایک کی غیر موجودگی سے متعلقہ جانور اپنی اصل پیداواری صلاحیتیں اجاگر کرنے سے قاصر رہتا ہے۔لہٰذا بہتر یہی ہے کہ نسل کشی کے لیے بکرے سرکاری مویشی فارموں سے خریدے جائیں۔

فارم پر لانے کے بعد بکریوں کی دیکھ بھال

بکریاں خریدنے سے قبل باڑہ جات کی صفائی کروائی جائے۔باڑہ جات کے اندر معمولی مقدار میں چونا بھی چھڑکا جائے تاکہ وہاں پر موجود جراثیم کا خاتمہ ہو جائے کیونکہ فارم شروع کرنے کے لئے بکریاں مختلف علاقوں سے

خریدی جاتی ہیں ۔اس لئے ان میں مختلف قسم کی بیماریوں کا پایا جانا خارج از امکان نہیں ۔مشاہدے میں آیا ہے کہ کرمی بیماریاں مالک کوزیادہ پریشان کرتی ہیں اس لئے بکریوں کوفارم پر لانے کے دو ہفتہ کے اندر اندر کسی تشخیصی لیبارٹری سے اس کے مینگنیوں کا معائنہ کرواکر سفارش کردہ ادویات پلائی جائیں تا کہ بکریوں کے اندرونی کرم تلف ہو جائیں۔اس کے بعد موسم کے لحاظ سے حفظ ماتقدم ٹیکے لگوائے جائیں تا کہ ان میں متعدی امراض سے بچاؤ کے لئے قوت مدافعت پیدا ہو جائے۔نئی خریدی جانے والی بکریوں کو پہلے دس یوم تک کسی علیحدہ جگہ پر رکھ کران کی مینگنوں کو لیبارٹری میں تشخیص کے بعد سفارش کردہ کرم کش ادویات پلانے کے علاوہ حفظ ماتقدم ٹیکہ جات لگوائے جائیں اس کے بعد ان بکریوں کوفارم میں شامل کیا جائے۔

نسل کشی

نسل کشی ایسا عمل ہے جس پر آئندہ نسل کا دارومدار ہوتا ہے۔ مستقبل میں اعلیٰ پیداواری اوصاف کے حامل بچے حاصل کرنے کے لیے سانڈ بکرا بہترین پیداواری خصوصیات کا حامل ہونا چاہئے۔اگر بکرے کو سارا سال ریوڑ میں چھوڑا جائے تو بکریاں سارا سال حاملہ ہوتی رہتی ہیں اور بچوں کی پیدائش ہر موسم میں جاری رہتی ہے۔تجربات بتاتے ہیں کہ موسم بہار میں پیدا ہونے والے بچے مقابلتاً زیادہ صحت مند اور تندرست ہوتے ہیں اور شدید سردی کے دوران پیدا ہونے والے بچے زیادہ تر نمونیا کا شکار ہو جاتے ہیں۔اگر چہ بکریوں میں جنسی تحریک سارا سال رہتی ہے لیکن اکثر بکریاں مارچ،اپریل اور ستمبر،اکتوبر میں گرم ہوتی ہیں۔اس لیے یہی وقت ان کی نسل کشی کے لیے بہتر تصور کیا جاتا ہے بکریوں میں حمل کا دورانیہ 146 سے 150 دن ہے۔انہیں یکم جولائی سے 15 ستمبر تک نہیں ملانا چاہئے تا کہ بچے شدید سردی میں پیدا ہو کر موت کا شکار نہ ہوں۔جنسی خواہش ظاہر کرنے والی بکریوں کا ملاپ دن میں دو مرتبہ (صبح وشام) کروانا چاہئے۔جس بکری کا ملاپ شام کو ہوا سے اگلے دن صبح کو بھی ملانا چاہئے دو تین دن تک متواتر جنسی ہیجان کا اظہار کرنے والی بکریوں کو مزید ایک مرتبہ ملایا جائے۔نسل کشی کے موسم میں سانڈ بکرے کو صرف صبح اور شام کچھ دیر کے لئے بکریوں میں چھوڑنا چاہئے اور باقی تمام عرصہ ریوڑ سے علیحدہ رکھنا چاہئے ورنہ وہ نہ خود چرائی کرے گا اور نہ جنسی ہیجان کا اظہار کرنے والی بکریوں کو چرائی کرنے دے گا سانڈ بکروں کی تعداد مطلوبہ تعداد سے زیادہ ہونی چاہئے تا کہ کسی ایک کی بیماری کی صورت میں نسل کشی کے لیے مسائل پیدا نہ ہوں۔نسل کشی کے وقت بکریوں اور بکروں کی صحت اچھی ہو تو جڑواں بچوں کی پیدائش کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔پہلی مرتبہ ملاپ کرنے والی ٹیڈی بکری

کی عمر کم از کم چھ ماہ اور وزن 14 کلوگرام اور بیتل دائرہ دین پناہ اور ناچی کی عمر کم از کم ایک سال اور وزن 32 کلوگرام ہو تو بہتر ہے کم عمر اور کم وزن والی بکری ملاپ کے بعد حاملہ تو ہو گی لیکن بچہ دیتے وقت مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ اگر بکری صحیح و سالم بچہ دے بھی دے تو بچہ دینے کے بعد دوبارہ جنسی ہیجان کا وقفہ بڑھ جائے گا جو کہ معاشی لحاظ سے بکریوں کے مالکان کے لیے سودمند ثابت نہ ہوگا۔ ٹیڈی سانڈ بکرا عمر میں دو سال اور تقریباً 30 کلوگرام جبکہ بیتل، دائرہ دین پناہ اور ناچی نسل کے بکرے کا وزن کم از کم 40 کلوگرام ہونا چاہئے۔

حاملہ بکریوں کی دیکھ بھال

جب بکری حاملہ ہو جاتی ہے تو اس وقت اس کی دیکھ بھال شروع ہو جانی چاہئے۔ آئندہ فصل کا انحصار حاملہ بکری کی صحت اور اس کے پیٹ کے اندر نشو ونما پانے والے بچے کی تندرستی پر ہوتا ہے۔ سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ بکری کو خوراک کی کسی صورت میں کمی نہ ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ جانور کو بیماریوں سے محفوظ رکھا جائے خوراک کھلانے کا مقصد صرف پیٹ بھرنا نہیں ہوتا بلکہ خوراک کو غذائی لحاظ سے بھی دیکھا جائے آیا کہ کھلائی جانے والی خوراک سے جانور کی غذائی ضروریات بھی پوری ہو رہی ہیں یا کہ نہیں۔ حمل کے آخری ایام میں خوراک کی کمی کے باعث اسقاطِ حمل بھی ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو بکری کو جسمانی کمزوری، دودھ کی پیداوار میں کمی اور بچوں کا کم پیدائشی وزن جیسی صورتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس طرح زچہ و بچہ دونوں کی شرح اموات بڑھ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ خوراک میں نمکیات خصوصاً کیلشیم، فاسفورس، کاپر اور آئیوڈین کی کمی محسوس نہیں ہونی چاہئے۔ ان کی کمی سے جانور مختلف بیماریوں کا شکار ہو کر ضائع ہو جاتے ہیں۔ ان کی کمی خوراک میں منرل مکسچر شامل کر کے پوری کی جا سکتی ہے۔ جانور کو سخت گرمی اور سخت سردی سے محفوظ رکھا جائے سردیوں کی راتوں میں انہیں چھت کے بغیر باڑوں کی بجائے اونچی چھت والے کمروں میں جن میں گندی ہوا کے اخراج کے لئے روشندان موجود ہوں رکھا جائے کیونکہ بکری بھیڑ کی نسبت زیادہ سردی محسوس کرتی ہے اس لئے بھیڑوں کو ان سے علیحدہ رکھا جائے یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ جانور دسمبر کی راتوں کو بھی کھلے آسمان تلے بیٹھنا پسند کرتے ہیں لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ انہیں سردی نہیں لگتی بلکہ ان کو بھی چھت تلے رکھنا چاہئے تا کہ سردی سے بچاؤ میں استعمال ہونے والی طاقت کو محفوظ کر کے جانور کی نشو ونما میں لایا جا سکے۔ حاملہ جانور خاص کر حمل کے آخری ایام (20 دن) کے دوران وافر مقدار میں چرائی میسر ہونے کے باوجود جسمانی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پیٹ میں کم جگہ ہونے کی وجہ سے پوری

خوراک نہیں کھا سکتے خوراک کی اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ونڈا فراہم کرنا ہوتا ہے جو بڑی بکری بیتل کے لیے نصف کلوگرام روزانہ اور چھوٹی بکری ٹیڈی کے لیے 400 گرام کافی رہتا ہے۔اس ونڈا پر اٹھنے والے اخراجات ضائع نہیں جاتے بلکہ زچہ و بچہ کی اچھی صحت اور دودھ کی زیادہ پیداوار کی صورت میں مالک کو واپس مل جاتے ہیں۔حاملہ بکریوں کو حمل کے آخری ایام میں ریوڑ سے علیحدہ کر کے باڑوں میں رکھنا چاہئے تا کہ یہ آرام سے رہ سکیں اور اگر ونڈا دینا مقصود ہو تو علیحدہ آرام سے اپنا حصہ کھا سکیں کیونکہ حمل کے دوران قبض مضر صحت ہے اس لیے حاملہ بکریوں کو کوئی ایسی خوراک مثلاً جامن کے پتے نہیں دینے چاہئیں جو قبض کا سبب بنیں۔ برسیم اور سینجی جیسے سبز چارے جو اپھارہ کا سبب بنتے ہیں حاملہ بکریوں کو کھلانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔اپھارے سے زچہ و بچہ دونوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے جو کہ ایک یا پھر دونوں کے لئے مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔علاوہ ازیں حاملہ جانوروں کو اسہال اور خونی پیچش جیسے امراض سے بھی بچانا چاہئے۔حاملہ بکریوں کو زیادہ سفر نہیں کرنے دینا چاہئے بلکہ چرائی کا انتظام باڑوں کے نزدیک کرنا زیادہ فائدہ مند رہتا ہے۔خوراک کی تلاش میں سفر تھکان اور طاقت خرچ ہونے کی وجہ سے جانور کمزور ہو جاتا ہے اور نفع کی بجائے نقصان کا سبب بنتا ہے۔اس طرح ریوڑ کی اجتماعی پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے۔اس کے برعکس اگر حاملہ جانوروں کو باڑے کے قریب رکھ کر چرائی بہم پہنچائی جائے تو یہ زیادہ سودمند رہتے ہیں۔حاملہ بکریوں کے ہوانہ کو زخمی ہونے اور سوزش سے محفوظ رکھا جائے۔ہوانے اور تھنوں کی حفاظت کے لئے کسی مضبوط کپڑے کا تھیلا تیار کر کے ہوانہ پر چڑھا کر رسی کے ذریعے باندھ دیا جائے تا کہ چرائی کے دوران ہوانہ زخمی نہ ہو یہ تھیلا رات کے وقت اتار دینا چاہئے۔ہوانہ کے زخمی ہو جانے یا زیادہ سوزش کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کرنا بہت ضروری ہے۔مادہ بکری نے چونکہ آئندہ نسل کو برقرار رکھنا ہوتا ہے اس کا انحصار تندرست ہوانہ سے دودھ پیدا کر کے بچوں کو پالنے پر ہے۔لہٰذا دوسری باتوں کے ساتھ ہوانہ کی دیکھ بھال بھی بہت ضروری ہے۔مالک کو علم ہونا چاہئے کہ بکری کب بچہ دے گی تا کہ وہ خود اس کی نگہداشت کر سکے۔حمل کا دورانیہ اوسط 150 دن ہے جس میں پانچ دن کی کمی یا بیشی ہو سکتی ہے۔زیادہ ایم لینے کی صورت میں ڈاکٹر سے مشورہ لینا ضروری ہوتا ہے۔بچہ دینے کے وقت بکری کو دوسرے سب جانوروں سے علیحدہ رکھنا چاہئے تا کہ بکری کسی قسم کی مداخلت سے محفوظ رہ سکے۔زچگی کے عمل کے لئے علیحدہ ڈربے جس کی لمبائی اور چوڑائی ٹیڈی بکری کے لیے چار مربع فٹ اور بیتل کے لیے چھ مربع فٹ کا انتظام کرنا چاہئے۔یہ ڈربے باڑے کے احاطہ کے اندر ہی چھتی ہوئی یا غیر چھتی ہوئی جگہ پر موسم کے لحاظ سے لکڑی،بانس،جالی یا پکی اینٹوں کے بنائے جا سکتے ہیں۔ان

ڈربوں کے استعمال کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ زچہ کو دوسری بکریوں کی مداخلت سے بچایا جا سکتا ہے اور دوسرے بکری اور بچے ایک دوسرے کو آسانی سے اپنا لیتے ہیں اور اس طرح بچوں کو لاوارث ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ لاوارث ہونے کی صورت میں زچہ و بچہ دونوں ہی مالک کے لیے دردسر بن جاتے ہیں اور اس طرح زچہ کے ہوانہ سے دودھ نکالنے اور بچہ کو دودھ پلانے کی ذمہ داری مالک کے سر پڑ جاتی ہے۔ یہ بات بھی عموماً دیکھنے میں آئی ہے کہ بکری کا ایک تھن بڑا ہو جاتا ہے اور دوسرا چھوٹا رہ جاتا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں ایک تو بیماری جس کا علاج بروقت کروانا ضروری ہوتا ہے اور دوسرا بچے کا لگاتار ایک ہی تھن سے دودھ پینا لہٰذا دونوں تھنوں میں توازن قائم رکھنے کے لیے بچے کو دونوں تھنوں سے برابر مقدار میں دودھ پلایا جائے اور بچے کی ضرورت سے زائد دودھ تھنوں سے نکال لیا جائے۔

نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال

بکریوں کو زچگی کے بعد میمنوں کی ناک، منہ اور آنکھ سے جھلی وغیرہ صاف کر کے ان کے نتھنوں میں پھونک ماریں۔ ہر ایک میمنے کی آنول کو ناف سے ایک انچ کے فاصلے پر گرہ لگانے کے بعد قینچی سے کاٹ کر اس پر ٹنکچر آئیوڈین لگا دیں پھر بچوں کو ماں کے آگے رکھ دیں تا کہ ماں اپنے بچوں کو چاٹ لے زچگی کے تھوڑی دیر بعد بکری کے تھن اور ہوانہ کو صاف کر کے دونوں تھنوں میں سے چند دھاریں زمین پر ماریں اس کے بعد بچوں کو تھنوں سے بوہلی یکساں مقدار میں پینے میں مدد دیں گے۔ اگر بچے ایک سے زائد ہوں تو تمام بچوں کو بوہلی پینے کا موقع دیں۔ بوہلی بچوں کے پیٹ میں موجود مادہ کو صاف کرنے اور ان کے جسم میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ اگر ایک بچہ ہو اور تھنوں پر کچھ بوہلی بچ جائے تو اسے برتن میں نکال لیں۔ مشاہدے میں آیا ہے کہ بکری کی بیانتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ اس کے جسم اور ہوانہ کے سائز اور دودھ کی مقدار میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے پہلی مرتبہ بچہ دینے والی ٹیڈی بکری اگر دو یا تین بچے پیدا کرے تو اس کے نیچے اتنا دودھ نہیں ہوتا کہ وہ اپنے بچوں کا پیٹ بھر سکے۔ علاوہ ازیں کچھ بکریوں میں دودھ پیدا کرنے کی استعداد ویسے بھی کم ہوتی ہے، جس سے اس سے پیدا ہونے والے دو سے زائد بچے بھوکے رہتے ہیں۔ ایسے بچے دودھ چھڑانے کی عمر (120) تک بہت کم ہی پہنچتے ہیں۔ میمنے چوبیس گھنٹے میں اپنے جسم کے وزن کا پندرہ سے بیس فیصد دودھ پی لیتے ہیں۔ جن بکریوں کا دودھ کم ہو ان کے بچوں کو ایک ساتھ دودھ پلانے کی بجائے باری باری دودھ پلایا جائے۔ جب کوئی بچہ اتنا دودھ پی لے کہ اس کی کوکھیں پیٹ کے اندر

ہوا اور نہ ہی پیٹ سے باہر نکلی ہوئی ہو تو سمجھ لیجئے کہ اس بچے کی ضرورت پوری ہو گئی ہے۔اس بچے کو ہٹا کر دوسرے بچے کو دودھ پینے کا موقع دیں اگر اس کی دودھ کی ضرورت اس کی ماں کے دودھ سے نہ ہو تو اسے ایسی بکری کا دودھ پینے کی اجازت دیں جس کے نیچے ایک بچہ ہے لیکن اس کے ہوانہ میں اپنے بچے کی ضرورت سے زائد دودھ موجود ہو۔ایسی بکری جس کے نیچے ایک بچہ ہو یا بچے زیادہ تو تھے لیکن مر گئے ہوں اور ایک ہی بچہ زندہ ہو اپنے بچے کی ضرورت سے زائد دودھ پیدا کرتی ہے۔اگر اس کا بچہ تمام دودھ پی لے تو وہ دست کا شکار ہو کر اپنی جسمانی توانائی میں کمی پیدا کرے گا اگر وہ اپنی ماں کا تمام دودھ نہ پی سکے تو اس کی ماں کے ہوانے میں بچنے والا دودھ سوزش پیدا کر کے ہوانہ کو تباہ کر دیتا ہے اگر یہ سوزش خطرناک قسم کی ہو تو بکری بخار میں مبتلا ہو جائے گی اور بعض اوقات اس کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔اس لئے یہ ذمہ داری منتظم پر ہے کہ وہ اپنے ریوڑ میں بچہ دینے والی بکریوں کے تھنوں میں موجود دودھ کو کس طرح استعمال میں لاتا ہے۔

سردیوں میں بچہ دینے والی بکریوں کے بچوں کے لئے پہلے دو تین دن زیادہ اہم ہوتے ہیں جو بکریاں سخت سردی میں رات کے وقت بچے دیتی ہیں ان کی دیکھ بھال مشکل ہو جاتی ہے اور یوں رات کو پیدا ہونے والے بچے نمونیا کا شکار ہو کر صبح مردہ پائے جاتے ہیں اس لئے بکریوں کا ملاپ یکم جولائی سے پندرہ ستمبر تک بند رکھا جائے اگر ناقص انتظام کی وجہ سے ان دنوں بکریاں حاملہ ہو گئی ہوں تو ایسی صورت میں جس رات کسی بکری کے بچہ دینے کا امکان ہو اس رات کسی آدمی کی باڑے میں ڈیوٹی لگا دی جائے اور ساتھ ہی باڑہ گرم رکھنے کے لیے انگیٹھی وغیرہ کا انتظام ہونا چاہئے اگر باڑے میں بجلی ہو تو بچہ گھر کے اوپر دو دو سو واٹ کے چار بلب جلا دیئے جائیں۔ماں اور بچوں کو بچہ گھر سے باہر نکالنے کے بعد دو ہفتے تک باڑے کے اندر رکھا جائے اس عرصہ میں میمنوں کو باڑے کے اندر مٹی نہ کھانے دی جائے۔اگر باڑے میں جگہ صاف ہے اور فرش پر خشک گھاس یا پرالی وغیرہ کی بچھالی موجود ہے تو بچوں میں مٹی کھانے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔بعض اوقات بچے کچے باڑے کی دیواریں چاٹنا شروع کر دیتے ہیں ایسی صورت میں لکڑی کے دو فٹ اونچے کھونٹے زمین میں مختلف مقامات پر گاڑ کر نمک کے دو ڈھائی کلوگرام وزنی ڈھیلوں میں سوراخ کر کے تار کے ذریعے کھونٹوں کے ساتھ زمین سے چھ انچ اونچائی پر لٹکا دیں۔دو ہفتہ بعد ماں اور بچوں کو باڑے کے نزدیک ہی چرائی کے لیے بھیجا جائے۔کئی مالکان فارم بکریوں کے بچے دینے کے بعد بچوں کو باڑے کے اندر چھوڑ دیتے ہیں اور ان کی ماؤں کو چرائی کے لئے بھیج دیتے ہیں۔گرمیوں میں یہ عمل بچوں کے لیے نہایت ہی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ ان دنوں ایک تو دن بڑے ہوتے ہیں اور دوسرے گرمی کی شدت کی وجہ سے پیاس بھی زیادہ لگتی ہے۔نوزائیدہ

بچے دودھ پانچ گھنٹوں میں ہضم کر لیتے ہیں اس کے بعد بھوک کی حالت میں وہ اپنا منہ ہر اس شے پر مارتے ہیں جو ان کے سامنے آتی ہے اور یوں وہ مٹی کھا کر معدہ اور آنتوں کے ورم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ایسی صورت میں ضروری ہے کہ ایک تو ان کی مائیں پانچ گھنٹے بعد چرائی سے واپس آ کر انہیں دودھ پلائیں اور دوسرے ان کے لئے کسی مٹی کے برتن میں تازہ اور صاف پانی موجود ہونا چاہئے۔بچوں کی پرورش میں ایک موٹا سا اصول ذہن نشین کر لینا چاہئے وہ یہ ہے کہ کم از کم پندرہ دن کی عمر تک بچے اپنی ماؤں کے ہمراہ رہنے چاہئیں۔پیدائش کے پہلے پندرہ دن میں فالتو نر آختہ کر دیئے جائیں تو بہتر ہے جب بچے چار ماہ کے ہو جائیں تو ان کا دودھ چھڑا کر نر بچوں کو مادہ بچوں سے علیحدہ رکھا جائے باڑے کے اندر پانی کے ٹب میں کم از کم ایک مرتبہ اتنا چونا ملایا جائے کہ پانی کا رنگ معمولی سا تبدیل ہو جائے۔

ناکارہ جانوروں کی چھانٹی

کسی فارم کی کامیابی کا دارومدار اس فارم پر موجود بہتر صلاحیتوں کی حامل بکریوں پر ہے اگر بچوں کی پیداواری صلاحیت اپنی ماؤں سے کم ہو تو ظاہر ہے کہ بکرا جس کی یہ اولاد ہیں اچھی خصوصیات کا حامل نہیں ہے ایسے بکرے کو ریوڑ سے نکال دینا چاہئے نسل کشی کے لیے بکروں کا انتخاب ایسے جڑواں بچوں میں سے کریں جن کی پیداواری صلاحیت ریوڑ کی اوسط پیداواری صلاحیت سے بہتر ہو۔اسی طرح ایسی مادہ پھوریوں کو ریوڑ سے خارج کر دیں جن کی پیداواری استعداد ریوڑ کی اوسط پیداواری استعداد سے کم ہو۔ایسے جانوروں کی بھی چھانٹی کر دی جائے جو لاغر ہوں اور ان کی بڑھوتری کی شرح کم ہو۔بانجھ اور زیادہ عمر کی بکریوں کا رکھنا بھی مفید نہیں ہوتا۔ایسی بکریاں جن کا ہوانہ خراب ہو یا حمل گرا دیتی ہوں یا کسی اور جنسی مرض میں مبتلا ہوں کو فروخت کر دینا چاہئے۔جانوروں کی چھانٹی کی شرح جتنی زیادہ ہو گی اتنی ہی فارم پر موجود بکریوں میں پیداواری صلاحیت بہتر ہو گی اور یوں فارم سے مجموعی منافع زیادہ ہو گا۔

بکریوں کی خوراک

بکریاں ایسے زرعی رقبہ جات پر پالی جاتی ہیں جہاں دوسرے پالتو جانوروں کی افزائش اقتصادی لحاظ سے سودمند نہیں ہوتی ایسے جھاڑی دار رقبے جو گائیوں اور بھینسوں کی چرائی کے لیے ناکارہ سمجھے جاتے ہیں وہاں بکریوں کے ریوڑ آسانی سے پالے جا سکتے ہیں۔بکریاں عام چارے مثلاً برسیم، جنتر، مکئی، جوار، باجرہ، روانجہ وغیرہ کے علاوہ جڑی بوٹیاں گھاس پھوس، درختوں کے پتے، کیکر اور جنڈ کی پھلیاں کھا کر اپنا پیٹ

بھر لیتی ہیں دوسرے تمام جانوروں کی نسبت بکریاں چراگاہوں سے زیادہ فائدہ اٹھاتی ہیں کیونکہ بھیڑوں کی نسبت بکریاں کم غذائیت رکھنے والی زیادہ سخت خوراک کو بہتر طور پر ہضم کر لیتی ہیں اس لئے انہیں بارانی اور پہاڑی علاقوں میں باآسانی خوراک میسر آجاتی ہے۔ٹیڈی بکریاں گھر کی بچی کچی سبزیاں، گرے پڑے پتے اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ کھا کر بھی پیٹ بھر لیتی ہیں بڑی بکریاں گھاس پھوس اور دیگر نباتات کو دودھ میں تبدیل کرنے کی اہلیت دوسرے جانوروں کی نسبت زیادہ رکھتی ہیں یہ گائیوں، بھینسوں اور بھیڑوں کے ہمراہ بھی چرائی کر لیتی ہیں اگر چراگاہ میں وافر چارہ موجود نہ ہو تو انہیں باڑے میں مزید چارہ فراہم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔گرمیوں میں سورج نکلنے سے پہلے اور سردیوں میں پتوں سے شبنم خشک ہونے پر بکریوں کو چراگاہ میں بھیجنا چاہئے۔چرائی اور سبز چارے کے علاوہ بکروں کو نسل کشی کے موسم میں اور بکریوں کو بچہ دینے سے پہلے اور دودھ دینے کے دوران ونڈے کی فراہمی ضروری ہوتی ہے۔اس طرح بکریوں میں شرح زرخیزی بڑھتی ہے، بچے صحت مند ہوتے ہیں اور دودھ کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

بچوں کی خوراک

ابتدا میں بچوں کی خوراک صرف دودھ ہوتا ہے لیکن دو تین ہفتے کی عمر میں بچے سبز چارے اور ونڈے کو منہ مارنا شروع کر دیتے ہیں اس لیے اس عمر میں خوراک کھانے کی عادت ڈالنی چاہئے تاکہ یہ جلد پروان چڑھ سکیں۔خیال رہے کہ جب بچہ دودھ پیتا ہو تو پہلے دودھ پلایا جائے اور کم از کم نصف گھنٹہ بعد سبز چارہ کھلایا جائے تاکہ باقی غذائی ضروریات سبز چارہ پوری کرے۔جوں جوں بچہ بڑا ہوتا جائے دودھ کی مقدار کم کرتے جائیں تاکہ چھ ماہ کی عمر میں یہ بچے مکمل طور پر سبز چارے اور ونڈے سے پیٹ بھر سکیں۔بچوں کو بھرپور خوراک فراہم کرنے سے ان کی نشو ونما تیز ہوتی ہے اور جلد بلوغت کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں۔

بکریوں کے لیے نمک اور پانی کی اہمیت

پانی اور نمک بکریوں کی بنیادی ضرورت ہے بکریوں کو پیاسا بالکل نہیں رکھنا چاہئے اور انہیں ہر وقت تازہ اور صاف پانی فراہم کرنا چاہئے۔نمک ہاضمے میں مدد دیتا ہے اور صحت کو برقرار رکھتا ہے نیز نمک سے پیاس میں اضافہ ہوتا ہے اور جانور زیادہ پانی پیتا ہے جس سے دودھ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔وافر مقدار میں نمک کھرلیوں میں موجود رہنا چاہئے تاکہ بکریاں حسب خواہش اسے چاٹتی رہیں۔

سبز چارہ

ٹیڈی بکری کو روزانہ پانچ کلوگرام اور پٹھوری کو دو کلوگرام جبکہ بڑی بکری کو آٹھ کلوگرام اور پٹھوری کو چار کلوگرام سبز چارے کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر چراگاہ میں ضرورت کے مطابق چارہ موجود ہوتو انہیں مزید چارہ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی بصورت دیگر یہ کمی شام کے وقت باڑے میں سبز چارہ اور ونڈا فراہم کر کے پوری کی جائے۔چارے کے علاوہ بکریاں مختلف درختوں کی پھلیاں اور پتے بہت رغبت سے کھاتی ہیں اس لیے اگر بکریاں پالنے والے زمیندار اپنے رقبوں میں مناسب جگہ پر کیکر،بیری،شہتوت،جامن اور ایپل ایپل کے درخت لگالیں تو ان کی شاخ تراشی سے بکریوں کے لیے خوراک مہیا کی جاسکتی ہے اور جب درخت بڑے ہو جائیں تو مالکان کے لیے زیادہ آمدنی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

چارہ محفوظ کرنے کے طریقے

فصلوں کی پیداوار کا انحصار موسمی حالات پر ہوتا ہے ہمارے ملک میں موسمی تبدیلیوں سے چارے کی فصل متاثر ہوتی ہے اور بکریوں کے لیے سارا سال سبز چارہ میسر نہیں ہوتا۔اس لئے جب چارہ وافر مقدار میں ہو تو اسے خشک کر کے یا خمیرہ چارہ بنا کے محفوظ کر لیا جائے اور قلت کے دوران جانوروں کو کھلایا جائے۔

خمیرہ چارہ

خمیرہ چارہ تیار کرنے کے لیے فصل کو ایسی حالت میں کاٹیں جبکہ یہ عروج پر ہو۔ایسے موقع پر چارہ جات غذائیت سے بھر پور ہوتے ہیں۔خمیرہ چارہ بنانے کے لیے چارے کوٹوکے سے باریک کتر کر چارے کو محفوظ کرنے والے گڑھے میں ڈال دیں اور اوپر سے پاؤں یا ٹریکٹر کے ذریعے اتنا دبائیں کہ چارے کے درمیان موجود ہوا خارج ہو جائے۔اس کے بعد چارے کو پرالی سے ڈھانپ کر مٹی اور توڑی سے اس طرح لپائی کر دیں کہ کسی بھی طرف سے چارے میں ہوا داخل نہ ہو دو ماہ بعد چارہ جانوروں کو کھلانے کے قابل ہو جاتا ہے۔اس طرح سے سبز چارے کو دو تین سال کے لئے آسانی سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ایسے چارے کی غذائیت متاثر نہیں ہوتی اور جانور اس چارے کو شوق سے کھاتے ہیں۔

راشن (ونڈا)

سبز چارے کے علاوہ بکریوں کو ونڈے کی فراہمی ضروری ہوتی ہے۔نسل کشی کے موسم میں بکریوں اور نوجوان پٹھوریوں کو ملاپ سے تین ہفتہ قبل ونڈا فراہم کرنے سے ان میں جنسی خواہش شدت سے پیدا ہوتی ہے ایسی بکریوں میں حمل برقرار رکھنے اور جڑواں بچے دینے کی شرح بڑھ جاتی ہے۔حاملہ ٹیڈی بکریوں کو بچہ دینے سے تین ہفتے اور دوبارہ ملاپ سے 20 سے 30 دن قبل اگر 400 گرام یومیہ فی بکری ونڈا فراہم کیا جائے تو ان کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کے علاوہ ان میں شرح زرخیزی اور بچوں کے پیدائشی وزن میں اضافہ ہو جاتا ہے۔اس طرح بڑی بکریوں (بیتل ،ناچی، دائرہ دین پناہ وغیرہ) کو بچہ جننے سے 20 دن قبل اور 130 دن بعد جانور کی صحت بحال رکھنے اور دودھ کی پیداوار کے لیے 500 گرام فی بکری روزانہ کے حساب سے ونڈا فراہم کرنا ضروری ہوتا ہے۔بکروں کی جسمانی حالت برقرار رکھنے اور نسل کشی کے اچھے نتائج کے لیے نسل کشی کے موسم (مارچ ،اپریل اور ستمبر ،اکتوبر) میں 500 گرام فی بکرا یومیہ کے حساب سے ونڈا مہیا کیا جائے۔

نسل کشی کے موسم میں بکرے اور بکریوں کے لیے راشن (ونڈا) کا فارمولا

اجزاء	مقدار (کلوگرام)
جو یا باجرہ یا جوار یا مکئی	10.00
کھل مکئی	20.00
کھل توریا	9.00
چوکر گندم	29.00
رائس پالشنگ (برادہ چاول)	10.00
شیرہ (راب)	10.00
باریک توڑی	10.00
منرل مکسچر یا پسی ہوئی ہڈیاں	1.00
نمک خوردنی	1.00
میزان	**100.00**

بچہ دینے سے قبل اور بعد میں بکریوں کے لیے راشن (ونڈا) کا فارمولا

اجزاء	مقدار (کلوگرام)
کھل بنولہ	18.50
کھل توریہ	13.00
چوکر گندم	40.00
شیرہ (راب)	10.00
باریک توڑی	15.50
منرل مکسچر یا پسی ہڈیاں	2.00
نمک خوردنی	1.00
میزان	**100.00**

خشک چارہ

ضرورت سے زیادہ سبز چارے کو خشک حالت میں محفوظ کرنے کے لیے چارے کی فصل کو خشک موسم میں کاٹ کر دو تین دن تک دھوپ میں خشک کر دیں چارے کو خشک کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ تمام چارے کو یکساں دھوپ میسر آئے اور پتے ضائع نہ ہوں۔ چارے کو خشک کرتے وقت تر نگلی سے الٹتے رہیں۔ جب چارے میں نمی کی مقدار تیس فیصد سے کم رہ جائے تو اسے گانٹھوں کی شکل میں محفوظ کر لیں۔ نمی کی مقدار معلوم کرنے کا اصل طریقہ یہ ہے کہ تھوڑے سے خشک چارے کو گٹھے کی صورت میں دونوں ہاتھوں سے مروڑیں اگر یہ آسانی سے ٹوٹ جائے اور ٹوٹنے والے حصے پر نمی محسوس نہ ہو تو خشک چارہ تیار ہے۔

بکریوں کی متعدی اور غیر متعدی بیماریاں

متعدی بیماریاں

1- انتھریکس (پھڑکی)

علامات: تیز بخار، پژمردگی، کانوں کا ڈھلک جانا، دانتوں کا پیسنا لڑکھڑانا، زمین پر گرنا اور شدت سے تڑپنا، مرنے پر منہ، ناک، پیشاب اور گوبر کے راستوں سے سیاہ رنگ کے خون کا اخراج جو جمتا نہیں۔

علاج: جانوروں کو حفاظتی ٹیکے سال میں ایک بار ماہ فروری میں لگوائیں۔ اکثر علاج کا موقع نہیں ملتا بیمار جانوروں کا علاج اینٹی بائیوٹکس کے استعمال سے مفید رہتا ہے۔ مرے ہوئے جانور کا پوسٹ مارٹم ہرگز نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے گہرا گڑھا کھود کر اور چونا ڈال کر دفن کر دینا چاہئے۔

2- انٹیروٹاکسیمیا (انتڑیوں کا زہر)

علامات: بخار لڑکھڑانا، جبڑوں کا چبانا، بعض اوقات اپھارہ، شدت حالت میں سر جھٹکنا، لرزہ اور تشنج کے دورے، پوسٹ مارٹم کرنے پر تین چوتھائی معدہ،

انتڑیاں اور جگر خون سے بھرے ہوئے ملتے ہیں۔

علاج: بیماری کا حفاظتی ٹیکہ سال میں دو دفعہ جنوری اور جولائی میں لگوائیں سلفامیز اتھین 33/1/3 فیصد سلوشن (15 تا 20 سی سی) 20 ملی لٹر پانی ملا کر پلائیں اور 18 تا 12 گھنٹے کے وقفہ سے چار پانچ یوم تک پلائیں (حاملہ جانوروں کو بچے کی پیدائش سے دو ماہ پہلے تک حفاظتی ٹیکہ ضرور لگوائیں۔)

3- کنٹی جیئس کیپرائن پلورو نمونیا (متعدی نمونیا)

علامات: بخار، جانور کا جسم کو سمیٹ کر بیٹھنا، سانس لینے میں سخت دشواری، سانس لینے کے دوران چیخ کی آواز کا نکلنا، جانور کا تیز تیز کھانسنا اور جلد کمزور ہو جانا۔

علاج: سال میں دو بار مئی اور نومبر میں حفاظتی ٹیکہ لگوائیں انجکشن ٹرائی برسن 7-5 سی سی صبح و شام 5 یوم لگائیں۔

4- کنٹی جیئس پسچولرڈرمیٹائٹس (منہ پکنا)

علامات: کھانے میں بے رغبتی، ہونٹوں پر چھالے جو بعد میں کھرنڈ بن جاتے ہیں شدید حالت میں بخار اور جسم کے باقی حصوں پر بھی دانے نکل آتے ہیں۔

علاج: حفاظتی ٹیکے سال میں دو مرتبہ اپریل اور اکتوبر میں لگوائیں۔ پوٹاشیم پرمینگنیٹ 0.1 فی صد محلول سے ہونٹوں کے چھالوں کو صاف کریں۔ "جنشن وائلٹ" اور گلیسرین ملا کر لگانے سے کھرنڈ کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ چونے کا پانی ایک حصہ، نوشادر کا سیر شدہ محلول ایک حصہ اور تیل سرسوں دو حصہ ملا کر زخموں پر لگائیں۔ بخار میں کمبائیٹک کا ایک گرام کا ٹیکہ

تین چار یوم تک لگوائیں۔

5- گوٹ پاکس (چیچک)

علامات: تیز بخار، آنکھوں پر ورم، جسم پر چیچک کے دانے جو بغیر بالوں والے حصوں پر زیادہ ہوتے ہیں شدید بیماری کی صورت میں دانے اندرونی اعضاء تک پھیل جاتے ہیں جس سے جانور سانس لینے میں دشواری محسوس کرتا ہے۔

علاج: بکریوں کو سال میں دو مرتبہ مارچ اور ستمبر میں حفاظتی ٹیکے لگوائیں اور بچوں کو تھنوں سے دودھ نہ پلائیں زخموں پر بورک ایسڈ کا مرہم لگائیں اور بخار کی صورت میں کمبائیٹک ایک گرام کا ٹیکہ روزانہ 4 تا 6 دن لگائیں۔

کرمی بیماریاں

بیرونی کرم

علامات: جسم پر کھجلی اور جلن، جانور کا جسم کو رگڑنا، کمزوری، بعض کرموں کی وجہ سے جسم پر زخم ہو جاتے ہیں۔

علاج: خارش والی جگہ پر سلفر آئل یا نوواگان لوشن 1 فیصد لگائیں۔ اگر پورا ریوڑ متاثر ہو تو نوواگان 1 فیصد کے محلول سے نہلائیں۔ دوائی کو ہمیشہ کمپنی کی دی گئی ہدایات کے مطابق استعمال کریں، باڑے کو پیسٹی سائیڈ ادویات کا سپرے وٹرنری ڈاکٹر کے مشورے سے کریں۔

اندرونی کرم

1 جگری کرم

علامات: جگر اور پتے کی نالی میں سوزش، اگر کرم تعداد میں زیادہ ہوں تو پتے کی نالی

بند ہو جاتی ہے اور جانور کو یرقان ہو جاتا ہے۔ دیگر علامات میں خون میں کمی، شکستہ قوت مدافعت، جوڑوں پر ورم اور جبڑوں کے نیچے پانی کا جمع ہونا شامل ہیں۔

علاج: زینل اور سستا میکس میں سے کوئی ایک دوائی وٹرنری ڈاکٹر کے مشورے سے پلائیں، کھڑے پانی کے قریب بکریاں نہ چرائیں۔

2- پھیپھڑوں کے کرم

علامات: بدہضمی، کھانسی، ناک سے لیس دار رطوبت کا اخراج، سانس لینے میں دشواری، نمونیا، خون میں کمی، جسمانی کمزوری اور اسہال۔

احتیاطی تدابیر و علاج: دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دیں، بکریوں کو خشک چراگاہ میں بھیجیں، نل ورم، نیمافیکس اور ریبتال میں سے کوئی ایک دوائی پلائی جا سکتی ہے۔

3- گول کرم

علامات: جانور میں روز بروز کمزوری، موک، ہاضمے کی خرابی اور خون کی کمی، جانور کے جسم کے بال گرنے لگتے ہیں۔

علاج: جانور کے فضلہ کے نمونے لیبارٹری میں ٹیسٹ کرانے کے بعد سستامکس، ریبتال وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

4- کدو دانے

علامات: کرموں کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں ہاضمے کی خرابی، خون کی کمی، موک اور بعض اوقات جگری کرموں سے ملتی جلتی علامات، مینگنیوں میں ان کرموں کے حصے بھی خارج ہوتے ہیں۔

علاج: وٹرنری ڈاکٹر کے مشورہ سے کرم کش ادویات پلائیں۔

غیر متعدی بیماریاں

1- بدہضمی

علامات: کھانے میں بے رغبتی، سستی، منہ سے پانی بہنا، پیٹ کا سخت ہونا اور ہوا کا بھر جانا، پیٹ میں درد۔

علاج: چھوٹے بچوں کو ہاضمے والا مکسچر دن میں تین بار تین سے چار بڑے چمچ، بڑے جانوروں کو شامک پاؤڈر 10 گرام صبح وشام پانی میں حل کر کے یا گڑ میں ملا کر کھلائیں۔

2- درد قولنج

علامات: پیٹ میں شدید تکلیف، جانور کا پیٹ کو اکٹھا کرنا اور درد کی شدت کے باعث کبھی ٹانگوں کو سکیڑنا اور پھیلانا، درد کی وجہ سے آواز نکالنا (ہونگر)

علاج: ہاضمے والی مکسچر کے علاوہ شامک پاؤڈر میں سالٹ میگنیشیا اور کلورل ہائیڈریٹ ملا کر پلانے سے درد میں افاقہ ہوتا ہے۔ شدید درد کی صورت میں بسکوپان کا ٹیکہ لگوائیں۔ پیشاب کی رکاوٹ میں ڈائی یوریٹک مکسچر پلائیں یا لیسیکس کا ٹیکہ لگوائیں۔

3-اپھارہ

علامات: پیٹ میں ہوا کا بھر جانا، سانس میں دشواری، شدید حالت میں دم گھٹ کر مرجانا۔

علاج: سرسوں کے تیل میں تارپین کا تیل اور کلورل ہائیڈریٹ ملا کر پلائیں۔ اس کے علاوہ میڈیورل یا ٹمپاسول ادویات بھی استعمال میں لائی جاسکتی ہیں۔

4- موک

علامات: اسہال، پیچش، بدبو دار فضلہ، جانور کا کمزور ہو جانا۔

علاج: موک کی صورت میں کیولین پانی میں ملا کر پلا دیں بصورت دیگر ٹرائی کارب (کیلشیم کاربونیٹ، میگنیشیم کاربونیٹ، بسمتھ کاربونیٹ) پانی میں ملا کر استعمال کرائیں۔ علاوہ ازیں موک والے جانور کو وقفے وقفے سے نمکول بھی پلاتے رہیں معدے کی اصلاح ہاضمے والی مکسچر سے کریں اور اس کے ساتھ سلفاڈیماڈین دس سے پندرہ سی سی فی خوراک اتنے ہی پانی میں ملا کر پلائیں۔ ٹرائی موڈین کی گولی بھی دی جاسکتی ہے۔ جراثیم کی موجودگی کے باعث موک کی صورت ٹرائی موڈین یا ایزو سین وغیرہ استعمال کرا سکتے ہیں۔ کرموں کی موجودگی کے باعث لگنے والی موک کے لئے نلورم، نزینل، نل زان، سٹامیکس میں سے کوئی ایک دوائی استعمال کی جا سکتی ہے۔

5 نمونیا

علامات: سست، دودھ نہ پینا، سانس کی رفتار تیز، نتھنے پھلا کر سانس لینا، جسمانی درجہ حرارت میں اضافہ۔

علاج: بکریوں کو سردیوں میں سرد ہواؤں اور برسات میں بارش سے بچایا جائے رات کے وقت موسم سرما میں میمنوں کو گرم جگہ پر اکٹھا رکھا جائے اور اس موسم میں پیدا ہونے والے بچوں کے جسم پر خشک ٹاٹ یا موٹے کپڑے کا ٹکڑا لپیٹ دیا جائے۔ علاج کے طور پر چھوٹے بچوں کو 2 / 1 گرام اور بکریوں کو ایک گرام کمبائیٹک کا ٹیکہ 3 سے 4 دن تک لگایا جائے۔

بکریوں میں متعدی امراض کے خلاف حفاظتی ٹیکے لگانے کا شیڈول

مہینے	وقت / تاریخ	نام ویکسین	خوراک ٹیکہ
جنوری	دوسرا ہفتہ	انٹیروٹا کسیمیا (انتڑیوں کا زہر)	3 ملی لٹر زیر جلد
فروری	پہلا ہفتہ دوسرا ہفتہ	اینتھریکس (گولی یاسٹ) فٹ اینڈ ماؤتھ (منہ کھر)	1/2 ملی لٹر زیر جلد 2 تا 3 ملی لٹر زیر جلد
مارچ	تیسرا ہفتہ	گوٹ پاکس (چیچک)	1 ملی لٹر زیر جلد
مئی	پہلا ہفتہ	پلوروئمونیا	1 ملی لٹر زیر جلد
جولائی	دوسرا ہفتہ	انٹیروٹا کسیمیا	3 ملی لٹر زیر جلد
اگست	آخری ہفتہ	فٹ اینڈ ماؤتھ	2 تا 3 ملی لٹر زیر جلد
ستمبر	آخری ہفتہ	گوٹ پاکس	1 ملی لٹر زیر جلد
نومبر	پہلا ہفتہ	پلوروئمونیا	1 ملی لٹر زیر جلد
دسمبر	دوسرا ہفتہ	انٹیروٹا کسیمیا	3 ملی لٹر زیر جلد

تجربات ومشاہدات

چرائی کی اہمیت:

مشاہدات بتاتے ہیں کہ چراگاہ میں چرنے والی بکریاں باڑوں میں رکھ کر پالی جانے والی بکریوں کی نسبت زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں۔اس سلسلے میں ادارہ تحقیقات افزائش حیوانات بہادرنگر اوکاڑہ میں کئے گئے ایک تجربہ کے مطابق چرائی پر پلنے والی ٹیڈی بکریوں کے ایک گروپ نے تین ماہ کے دوران اپنے وزن میں اوسطً 5.5 کلوگرام فی بکری اضافہ کیا جبکہ کھرلیوں میں وہی چارہ فراہم کرنے پر دوسرے گروپ نے اتنے ہی عرصے میں اپنے وزن میں صرف 900 گرام فی بکری اضافہ کیا۔ٹیڈی بکریاں چرائی کے دوران زیادہ فاصلہ طے کرنا پسند نہیں کرتیں اس لیے انہیں لمبا فاصلہ طے کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

جنتر بطور چارہ

بکریاں جنتر کی پھلیاں اور پتے پسند کرتی ہیں۔ادارہ تحقیقات افزائش حیوانات بہادرنگر میں کیے گئے ایک تجربہ میں ٹیڈی بکریوں کو جنتر کھلا کر ان کے جسم کی بڑھوتری کا جائزہ لیا گیا۔اس تجربے کی تکمیل کے لیے ایک ہی وزن کی دس بکریوں اور دس بکروں کو صبح چار گھنٹے اور شام تین گھنٹے کے لیے جنتر کے کھیتوں میں چرائی کے لیے چھوڑا گیا اسی وزن کے دس بکریوں اور دس بکروں کو اتنے ہی وقت کے لیے ایسے کھیتوں میں چرایا گیا جہاں وافر مقدار میں گھاس، درختوں کے پتے اور مکئی کے مڈھ موجود تھے تین مہینے میں جنتر کھانے والی بکریوں اور بکروں نے وزن میں اوسط 7.97 کلوگرام جبکہ گھاس پتے اور مکئی کے مڈھ وغیرہ کھانے والی بکریوں اور بکروں نے اوسط 5.60 کلوگرام فی جانور اضافہ کیا اس سے پتہ چلا کہ جنتر بکریوں کے لئے بہترین ہے یہ کلر اور شورزدہ زمینوں میں تیزی سے نشوونما پاتا ہے۔اس کی کاشت شورزدہ زمینوں کا بہترین مصرف ہے۔

چرائی کے دوران حاصل کی گئی خوراک

سال کے کچھ حصوں میں چرائی کے لیے گھاس کم میسر آتی ہے اور مالک کے لیے یہ اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے کہ بکریوں نے چرائی سے اپنی ضرورت پوری کی یا نہیں۔تجربے سے ظاہر ہو چکا ہے کہ بکری چرائی کے دوران دن میں جتنی خوراک کھاتی ہے شام کو اس کا تیسرا حصہ اس کے معدے میں موجود ہوتا ہے یہ جاننے کے لیے کہ بکری نے دن میں چرائی کے دوران کتنی خوراک کھائی صبح چرائی پر بھیجنے سے پہلے چند بکریوں پر نشان لگا کر ان کا وزن کر لیں مثلاً بکری کا صبح وزن 25 کلوگرام اور شام کو 26 کلوگرام ہو تو اس نے چرائی کے دوران تین کلوگرام خوراک کھائی ایسی صورت میں شام کے وقت باڑوں میں مزید سبز چارہ یا ونڈا فراہم کرنا چاہیے۔

کامیاب فارمنگ کے لیے سفارشات

1. فارم پر موجود جانوروں کا ریکارڈ سائنسی بنیادوں پر رکھا جائے۔
2. باڑے موسم کی شدت اور جنگلی جانوروں سے محفوظ بنائے جائیں۔

3 باڑے کے اندر چھتی ہوئی جگہ کم از کم دس مربع فٹ اور کھلی جگہ بیس مربع فٹ فی بکری رکھی جائے۔

4 تجارتی فارم کے آغاز سے قبل ماہرین سے رابطہ کر کے ضروری معلومات حاصل کی جائیں۔

5 جانوروں کی خرید سے پہلے ان کی خوراک اور معقول رہائش کا انتظام کیا جائے۔

6 نئے خرید کئے گئے جانوروں کو دس یوم تک کسی علیحدہ جگہ پر رکھیں اور بیمار جانور ریوڑ میں شامل نہ کریں۔

7 نسل کشی کے لیے نسلی اعتبار سے بہترین بکرا استعمال کریں۔

8 یکم جولائی سے پندرہ ستمبر تک نسل کشی بند کردیں تاکہ بچے سخت سردی میں پیدا ہو کر سردی کا شکار نہ ہوں۔

9 نوکروں پر انحصار کم اور ذاتی توجہ زیادہ دیں۔

10 باڑے میں نمی کی موجودگی شیر خوار بچوں کے لیے نقصان دہ ہے اس لیے صبح سویرے باڑے کی صفائی کر کے دروازے پر لگے ٹاٹ کو دن کے وقت ہٹا دیں تاکہ دھوپ اور ہوا باڑے کو اندر سے شام تک خشک کردے۔

11 سانڈ بکروں کو مارچ اپریل اور اکتوبر کے دوران ریوڑ میں چھوڑیں۔

12 فارم پر بکریوں کا دودھ ایسے استعمال کریں کہ نہ تو کوئی بچہ بھوکا رہے اور نہ ضرورت سے زیادہ دودھ پیئے۔

13 شدید گرمی کے موسم میں بکریوں کو صبح سویرے اور شام کو چرائی کے لیے بھیجیں، دوپہر کے وقت انہیں کسی سایہ دار جگہ پر آرام کرنے دیں۔

14 بکریوں کو باڑے میں بند رکھنے کی بجائے چراگاہوں میں بھیجیں۔

15 شورزدہ زمینوں میں بکریوں کے لیے جنتر لگائیں جو ان کے لیے بہترین خوراک ہے۔

16 کھیتوں کی منڈیروں پر ایسے درخت لگائیں جو فصلوں کے لیے نقصان دہ نہ ہوں اور ان کے پتے بکریوں کے لیے خوراک کا کام دیں۔

17 شدید سردی کے موسم میں رات کے وقت بکریوں کو سردی سے بچائیں۔

18 پینے کے لیے تازہ اور صاف ستھرا پانی موسم کے اعتبار سے مہیا کریں۔

19 باڑوں میں عام آدمی کا داخلہ بند کردیں۔

20 متعدی بیماریوں سے حفاظت کے لیے جانوروں کو حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

21 کمزور بکریوں کی مینگنیں لیبارٹری میں ٹیسٹ کروا کر کرم کش ادویات پلائیں۔

بھیڑوں اور بکریوں کیلئے حفاظتی ٹیکہ جات کا پروگرام

ٹیکہ لگوانے کا وقت	نام بیماری
فروری مارچ اور ستمبر اکتوبر	منہ کھر
فروری اور اگست	انتھریکس (پھٹ کی)
مارچ اور ستمبر	چیچک
مارچ اور ستمبر	وبائی اسقاط حمل
جنوری اور جولائی	انتڑیوں کا زہر
مئی جون اور نومبر دسمبر	پلورو نمونیا

اہم تجاویز

☆ حاملہ بھیڑ بکریوں کو انتڑیوں کے زہر کے خلاف حفاظتی ٹیکہ جات حمل کے آخری ماہ میں لگوائیں۔

☆ ویکسین کرنے سے پہلے سرنج کو ابلتے ہوئے پانی میں صاف کریں۔

☆ ویکسین صبح سویرے یا شام ڈھلتے وقت کریں۔

☆ صرف تندرست جانوروں کو معیاری ویکسین کریں۔

☆ ویکسین کرنے کے دوران اسے گرمی سے بچائیں۔

☆ ویکسین کرنے سے پہلے اسے اچھی طرح ہلائیں۔

☆ ہر جانور کیلئے ویکسین کی صحیح مقدار استعمال کریں۔

☆ ویکسین سے پہلے دوران اور بعد میں جانور کو ہر قسم کے دباؤ سے بچائیں۔

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے زیر اہتمام FDTTPQ پراجیکٹ کے تحت فارمرز کی سطح پر ایک سروے کیا گیا جس کے مطابق یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہر سال بہت سے متعدی امراض خصوصاً منہ کھر گل گھوٹو اور انیٹروٹاکسیمیا کی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور فارمرز کیلئے وبال جان بن جاتے ہیں اس کی بڑی وجہ جو سامنے آئی ہے وہ صرف جانور پال حضرات کی لا پرواہی لاعلمی اور پرورش نگہداشت میں کوتاہی ہے۔

بکریوں کی ویکسینیشن کا شیڈول

بیماری کا نام	حفاظتی ٹیکہ	وقت	مدت
منہ کھر	FMD ویکسین	بہار کے آغاز میں	4 ماہ
جلد کی متعدی بیماری	CPD ویکسین	اپریل/اکتوبر	4 ماہ
گولی یاسٹ (انتھراکس)	انتھراکس سپورویکسین	مارچ/اپریل	ایک سال
چیچک	گوٹ پاکس ویکسین	مارچ/ستمبر	4 ماہ
انتڑیوں کا زہر	ET ویکسین	جنوری/جولائی	6 ماہ
پلوروٹمونیا	پلوروٹمونیا ویکسین	اکتوبر/نومبر	4 ماہ

گوشت کے لیے جانوروں کو فربہ کرنا

فربہ کیے جانیوالے کٹے، بچھڑے، چھترے اور بکرے کے لیے 100 کلوگرام غذائی آمیزے کے اجزاء

(مقدار کلوگرام)

ونڈے کے اجزاء	غذائی آمیزہ نمبر 1	غذائی آمیزہ نمبر 2	غذائی آمیزہ نمبر 3
کھل بنولہ	10	—	—
کھل سرسوں یا توریا	—	—	10
چوکر گندم	20	16	—
میز گلوٹن فیڈ	—	24	—
یوریا	2	1	2
شیرہ (راب)	30	25	30
بھوسہ گندم	36	32	56
نمک خوردنی	1	1	1
ڈائی کیلشیم فاسفیٹ یا چورہڈی	1	1	1
کل تیار شدہ غذائی آمیزہ (ونڈا)	100	100	100
اجزاء میں لحمیات کا تناسب	12 فیصد	10 فیصد	9 فیصد
قابل ہضم اجزاء کا تناسب	60 فیصد	58 فیصد	58 فیصد

جانوروں کو فربہ کرنے کے لیے غذائی آمیزہ جتنا جانور کھا سکیں مہیا کرنا چاہیے تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ کٹڑے بچھڑے 3 کلوگرام سے 8 کلوگرام اور چھترے بکرے 250 گرام سے 2 کلوگرام تک غذائی آمیزہ کھا سکتے ہیں۔ ابتداء میں جانور تھوڑی خوراک استعمال کرتے ہیں جو بڑھ کر کٹڑوں اور بچھڑوں میں 8 کلوگرام اور چھتروں اور بکروں میں 2 کلوگرام تک ہو جاتی ہے۔ غذائی آمیزے کے ساتھ ہر جانور کو 2 کلوگرام سبز چارہ کی فراہمی ضروری ہے۔

نام یا سیریل نمبر:

نسل:

ویٹرنری ڈاکٹر کا نام:

ویٹرنری ڈاکٹر کا فون نمبر:

تاریخ پیدائش یا عمر		
تفصیل خریداری		
تاریخ حاملہ		
بیماری، تشخیص، دوائی کی تفصیل		
حفاظتی ٹیکہ جات		

مختلف منڈیوں کی معلومات

پنجاب میں جانوروں کی مختلف منڈیوں کی معلومات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	جگہ	تاریخ / دن
-1	اوکاڑہ	ہر مہینے 3,4,5,6,7
-2	عارف والا	ہر مہینے 10,11,12
-3	چیچہ وطنی	ہر مہینے 19,20,21
-4	گوجرہ (منڈی بہاؤالدین)	ہر منگل
-5	فیصل آباد (سدھار بائی پاس)	ہر اتوار
-6	پسرور (سیالکوٹ)	ہر جمعرات
-7	شیخوپورہ	ہر ہفتہ

نمبر شمار	جگہ	تاریخ / دن
-8	شاہ کوٹ (فیصل آباد)	ہر منگل
-9	کھاریاں (گجرات)	ہر منگل، جمعرات
-10	اٹک	ہر جمعہ
-11	لاہور	ہر بدھ
-12	بھلوال (سرگودھا)	ہر جمعہ
-13	خوشاب	ہر جمعہ
-14	چنیوٹ	ہر جمعرات

- مویشی پال حضرات اعلیٰ نسل کی علاقائی بکریاں (بیتل، ٹیڈی، دائرہ دین پناہ اور ناچی) پالیں۔
- جانوروں کی رہائش کیلئے باڑے کی لمبائی شرقاً غرباً اور چوڑائی شمالاً جنوباً رکھیں ۔
- شیڈ کی اونچائی 8 سے 10 فٹ اور سطح زمین سے 2 فٹ اونچی رکھیں
- ایک بکری کیلئے چھتی جگہ 12 مربع فٹ اور کھلی جگہ 24 مربع فٹ ہونی چاہیئے
- نسل کشی مارچ اپریل اور ستمبر اکتوبر کے دوران اعلیٰ صلاحیت کے حامل نر بکروں سے کروائیں
- نسل کشی کیلئے اعلیٰ اوصاف کے حامل نر بکرے گورنمنٹ لائیوسٹاک فارمز سے مناسب قیمت پر حاصل کریں
- جانوروں کو متوازن خوراک، جسمانی وزن کے مطابق دیں اور پینے کے لئے صاف اور تازہ پانی وافر مقدار میں فراہم کریں
- انتڑیوں کے زہر، متعدی نمونیہ، منہ کا پکنا اور چیچک کے حفاظتی ٹیکے محکمہ کی ہدایات کے مطابق لگوائیں
- سال میں 3 مرتبہ وسیع الاثر کرم کش ادویات پلائیں اور بیمار جانوروں کا علاج قریبی ویٹرنری ہسپتال سے کروائیں ۔